سورہ روم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ | ایت نمبر (۳۱-۳۲)

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ○ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

[۲۱ ربیع اوّل ۱۴۳۲ھ بمطابق 25 فروری 2011]

عنوان

جشن ولادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حصہ دوم

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوھری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاھور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوھری صاحب صدر جوھری ٹرسٹ

اب آپ خطبہ جمعة المبارک انٹر نیٹ پر بھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.or

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْا عَهْدَهٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

﴿اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰیo﴾

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّاتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ oوَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَo

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَo

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

یتیم در یتیم بن گئے:

اللہ کی شان دیکھیے کہ آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ سے تین ماہ پہلے آپ ﷺ کے والد ماجد کی وفات ہوگئی، جس کی وجہ سے آپ یتیم پیدا ہوئے... یتیم اسے کہتے ہیں جس کے والد کی وفات اس کے بالغ ہونے سے پہلے ہوجائے، بلوغ کی عمر کے بعد کوئی یتیم نہیں رہتا۔ چاہے ولادت سے پہلے فوت ہوجائیں چاہے بلوغ سے پہلے فوت ہوجائیں... تو نبی علیہ الصلوۃ السلام جب دنیا میں تشریف لائے اس وقت والد کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ ولادت کے بعد آپ ﷺ کے دادا آپ ﷺ کو بیت اللہ کی طرف لے کر گئے۔ مگر دادا کو معلوم نہیں تھا کہ یہ وہ شخص ہے جس کی وجہ سے اللہ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں گی۔

قدم قدم پہ رحمتیں قدم قدم پہ برکتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا

جب ساتواں دن آیا تو......:

جس نے بھی بچے کو دیکھا، اس نے اسے بہت پیار کیا اور تعریف کی، چنانچہ جب ساتویں دن نام رکھنے کا وقت آیا تو عبدالمطلب نے کہا کہ میرے اس بیٹے کی ہر بندے نے تعریف کی ہے لہٰذا اس کا نام "محمد" رکھوں گا... محمد کا مطلب ہے وہ ذات جس کی کائنات میں سب سے زیادہ تعریفیں کی گئی ہوں... نبی ﷺ محمد بھی تھے اور احمد بھی تھے... احمد کا مطلب ہے وہ ذات جو اللہ کی اتنی تعریفیں کرے کہ اللہ کی اتنی تعریف کسی اور نے نہ کی ہوں.... یہ دونوں نام اس سے پہلے کبھی نہیں رکھے گئے تھے سبحان اللہ! اتنا خوبصورت نام رکھا گیا!

بچے کو گود میں لینے کے لیے عورتوں کی آمد:

جب نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت مبارکہ ہوئی، اس وقت طائف کے قریب ایک گاؤں میں بنو سعد قبیلہ رہتا تھا اس قبیلے کی دس

عورتیں مکہ مکرمہ کی طرف چلیں تا کہ وہ اپنی اپنی گود میں بچہ لے کر آئیں، بچے کو پالیں گی اور اس کے والد سے انعام کی مستحق بنیں گی ۔ان دس عورتوں میں سے ایک عورت کا نام حلیمہ سعدیہ تھا۔ان کے پاس ایک اونٹنی تھی اور ایک گدھی تھی، گدھی کے اوپر سامان سفر تھا اور اونٹنی کے اوپر حلیمہ اور اس کے خاوند تھے۔حلیمہ کے پاس دودھ پینے والا ایک اور بچہ بھی تھا۔ ان کی اونٹنی بہت ہی لاغر اور کمزور تھی جب دس عورتیں چلیں تو نو عورتیں آگے نکل گئیں اور حلیمہ پیچھے رہ گئیں۔دو تین مرتبہ تو ان عورتوں نے رک کر حلیمہ کے آنے کا انتظار کیا بعد میں انہوں نے کہا تمہاری وجہ سے تو سفر میں بہت دیر ہو رہی ہے۔ہمارا تو سارا سفر کھوٹا ہوگا۔اس لیے ہم تو چلتی ہیں چنانچہ نو عورتیں آگے چلیں اور حلیمہ سعدیہ سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ گئیں۔ان میں سے ہر عورت چاہتی تھی کہ میں امیر باپ کے بیٹے کو اپنی گود میں لوں تا کہ مجھے میری محنت کا پھل ملے۔چنانچہ سب عورتوں نے امیر لوگوں کے بیٹوں کو گود میں لے لیا۔عورتیں آتیں اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے والد کے بارے میں پوچھتیں کہ اس کے والد کہاں ہیں؟ جب پتہ چلتا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور یہ بچہ یتیم ہے تو وہ سوچتیں کہ پھر ہمیں تو کچھ نہیں ملے گا۔چنانچہ وہ واپس چلی جاتیں۔ جب آنے والی عورت واپس چلی جاتی تو وہ بی بی آمنہ کے دل پر ایک زخم لگا جاتی، بی بی آمنہ کا غم بڑھ جاتا، انہیں حضرت عبداللہ کی یاد آتی۔اداس اور غمگین تو پہلے ہی تھیں اور اداس بندے کو ایک لفظ ہی سننا پڑے تو وہ پھوٹ پڑتا ہے۔ تو ان عورتوں کا آنا اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو چھوڑ کر ویسے ہی چلے جانا بی بی آمنہ کے دل پر ایک بھاری ضرب لگاتا۔وہ سوچتی ہوں گی، کاش! آج عبداللہ ہوتے وہ اس کے لیے اچھا لباس لاتے کھلونے لاتیا اور اس کو سیر پر لے تے بی بی آمنہ اپنے غم میں یہ باتیں سوچ رہیں تھیں اور ان کو کیا پتہ کہ یہ وہ ہستی ہے کہ......

☆......جن کے لیے اللہ تعالیٰ آسمان کے چاند کو کھلونا بنادیں گے۔

☆......جن کو سیر کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ انہیں عرش پر بلالیں گے۔

☆......جن کو اللہ رب العزت دنیا کے اندر بھی شاہی عطا فرمادیں گے۔

پرورش کے لیے حلیمہ کے انتخاب میں راز:

جب حلیمہ مکہ مکرمہ میں آئیں تو انہیں اور تو کوئی بچہ نہ ملا۔ پتہ چلا کہ صرف ایک ہی بچہ ہے جو باقی رہ گیا ہے۔واہ میرے مولا! جس نے ایک کی عبادت کرنی تھی وہ ایک ہی رہ گیا ہے۔جس نے ایک قرآن کی طرف بلانا تھا وہ ایک ہی رہ گیا ہے جس نے ایک شریعت کی طرف بلانا تھا، وہ ایک اللہ کو ماننے والا، ایک ہی رہ گیا ہے۔۔اب بی بی آمنہ کے پاس کوئی آپشن ہی نہ تھا۔اس کے دل میں یہ بات آئی کہ میں دیکھوں تو سہی کہ یہ بچہ کیسا ہے؟ چنانچہ روایات میں آیا ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام سوئے ہوئے تھے اور اوپر چادر اوڑھائی گئی تھی۔بی بی حلیمہ نے جیسے ہی چادر اتاری تو بچے نے آنکھیں کھول لیں اور اس کو دیکھ کر مسکرایا۔اس کی مسکراہٹ میں ایسی جاذبیت تھی، ایسی کشش تھی ،ایسا انجذاب تھا کہ بی بی حلیمہ اپنا دل ہی دے بیٹھی۔چنانچہ وہ اپنے خاوند سے پوچھنے لگی، اگرچہ ہمیں اس بچے کا انعام زیادہ تو نہیں ملے گا

کیوں کہ یہ یتیم ہے۔مگر اس بچے کی مسکراہٹیں میرے دل کو تو تسلی دے دیا کریں گی۔ان کے خاوند نے ان کو یہ مشورہ دیا: ہاں بیشک تم اس بچے کو لے لو پھر یہ بھی کہا: عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَنَا فِيْهِ بَرَكَةً" ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرمائے" یہاں علما نے ایک نکتہ لکھا، دس عورتوں میں سے نو آئیں ان کی نظر اسباب پر تھی ان کی نظر لوگوں پر تھی کہ ان کے والدین ہمیں انعام دیں گے ایک حلیمہ ہی ایسی تھیں جس کے خاوند کی نظر اللہ کی بھیجی ہوئی برکت پر تھی، کیونکہ اس نے کہا: عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَنَا فِيْهِ بَرَكَةً ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرمائے" انہوں نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حلیمہ کا انتخاب اس لیے کیا کہ۔

(۱) ایک تو وہ حلم والی تھیں ان کی طبیعت میں حلم تھا۔کئی دفعہ ماں کی طبیعت میں حلم نہیں ہوتا تو وہ بچے کی ذرا سی بات پر غصے میں آ کر تھپڑ لگا دیتی ہے وہ بچے کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگ جاتی ہے اور یہ تو اللہ کے محبوب ﷺ کی پرورش ہونی تھی۔لہٰذا اللہ رب العزت نے ایسی عورت کو پسند کیا جس کا ظرف بڑا تھا، جس کا حوصلہ بڑا تھا جلتی غصے میں نہیں آتی تھیں، وہ حلم والی تھی جس کی وجہ سے اس کا نام ہی حلیمہ پڑ گیا تھا۔

(۲) اور دوسری بات یہ کہ اس کی نظر مخلوق پر نہیں تھی بلکہ اس کی نظر اللہ رب العزت کی ذات پر تھی "لوگو! اس میں ہمارے لیے ایک بہت بڑا سبق ہے۔جو مخلوق کی جیب پر نظر رکھتا ہے وہ عام بچوں کو لے کر گھر آتا ہے اور جو اللہ رب العزت کی ذات پر نظر رکھتا ہے وہ حسن بے مثال کو لے کر اپنے گھر واپس آتا ہے۔

رب نے بنایا جب اس کو خود آپ کہا: سبحان اللہ!:

حلیمہ سعدیہ نے بچے کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔حلیمہ اتنی خوش ہوئی کہ میں نے تو اتنا خوبصورت بچہ کبھی نہیں دیکھا۔وہ بار بار اس کی تعریف کرنے لگتیں کہ میں نے تو اتنا خوبصورت بچہ کبھی نہیں دیکھا۔بی بی آمنہ نے جواب دیا: حلیمہ! تم گاؤں کی رہنے والی ہو، تم نے کیا بچے دیکھے ہونگے، میں مدینہ میں بھی رہی اور مکہ میں بھی رہی، میں شہروں کی رہنے والی ہوں، میں نے ایسا خوبصورت بچہ کبھی نہیں دیکھا۔عبدالمطلب پاس کھڑے تھے وہ کہنے لگے: تم شہروں کی بات کرتی ہو میں ملکوں میں ہو کے آیا ہوں۔بلاد شام کا سفر کر کے آیا ہوں میں نے ملکوں میں ایسا بچہ نہیں دیکھا۔حلیمہ کہتی ہیں کہ میں نے گاؤں میں ایسا بچہ نہیں دیکھا۔بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے شہروں میں اایسا بچہ نہیں دیکھا۔عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں نے ملکوں میں ایسا بچہ نہیں دیکھا۔اور اگر میں چشم تخیل سے دیکھوں کہ جبرائیل امینؑ پاس ہوتے تو جواب میں کہتے: حلیمہ تم نے گاؤں میں ایسا بچہ نہیں دیکھا۔۔بی بی آمنہ! تم نے شہروں میں ایسا بچہ نہیں دیکھا۔۔عبدالمطلب تم نے ملکوں میں ایسا بچہ نہ دیکھا، اور میں نے پوری کائنات میں کہیں کوئی ایسا چہرہ نہیں دیکھا۔

اے چہرۂ زیبائے تو رسک بتان آزری
ہر چند آفاق ہا بسیار خوباں دیدہ ام

اگر جبرائیلؑ یہ کہتے، تو میرا تصور بھی یوں کہتا ہے: حلیمہ تو نے کہا میں نے گاؤں میں نہ دیکھا، بی بی آمنہ نے فرمایا میں نے شہروں میں نہ دیکھا

عبدالمطلب نے فرمایا: میں نے ملکوں میں نہ دیکھا اور جبرائیل نے فرمایا: میں نے پوری کائنات میں نہ دیکھا تو اللہ رب العزت اس وقت یوں فرماتے ہیں میں خود مخلوق کو پیدا کرنے والا ہوں، میں نے پوری مخلوق میں کوئی ایسا چہرہ نہیں دیکھا۔

واللیل سیاہی زلفوں کی چہرہ والضحیٰ اس کا

سارے جہاں کا پیارا ہے آپ محبّ ہے خدا اس کا

رب نے بنایا جب اس کو خود آپ کہا سبحان اللہ

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے حبیب!

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَاءِ آپ آسمان کی طرف دیکھتے تھے اور ہم آپ کے محبوب چہرے کی طرف دیکھتے تھے۔

ماں کی دعاؤں کے ثمرات:

جب بچہ ماں سے رخصت ہونے لگتا ہے تو وہ اسے دعائیں دیتی ہے، ماں کے دل پر بچے کی جدائی کی خاص کیفیت ہوتی ہے۔ چنانچہ بی بی آمنہ کے دل سے دعائیں نکلیں۔ یہ ماں کی دعائیں بڑی نعمت ہوتی ہیں۔ آیئے! تاریخ پر نظر ڈالیے پہلے بھی ایسا ہوا کہ ماؤں نے اپنے بچوں کو دعاؤں سے رخصت کیا... نتیجہ کیا نکلا؟... ذرا قرآن سے پوچھیے!

بی بی ہاجرہ کو سیدنا ابراہیمؑ نے فرمایا کہ بچے کو تیار کر دو، کسی بڑے سے ملنا ہے۔ بی بی ہاجرہ بچے کو نہلاتی ہیں کپڑے پہناتی ہیں اور اپنے خاوند کے ساتھ روانہ کرتی ہیں، ماں دعاؤں سے روانہ کر رہی ہے۔ جب بچہ چلا تو اسمٰعیل تھا۔ اور جب لوٹ کر واپس آیا تو ذبیح اللہ بن چکا تھا یہ ماں کی دعائیں ہوتی ہیں۔

☆......سیدنا موسیٰؑ کی والدہ اپنے بچے کو ایک چھوٹے سے بکسے میں ڈال کر پانی میں بہا دیتی ہیں۔ ماں کے دل پر کیا گزر رہی ہوگی؟ ماں کتنی دعائیں دے رہی ہوگی!! لیکن ماں نہیں جانتی یہ میرا بیٹا آج مجھ سے رخصت ہو رہا ہے تو یہ موسیٰ ہے اور جب لوٹ کر آئے گا تو اللہ وہ مقام دے گا کہ یہ کلیم اللہ بن چکا ہوگا۔

☆......عبدالمطلب جب اپنی ماں سلمٰی کے پاس رہتے تھے تو اس وقت ان کا نام شیبہ تھا، جب ان کے چچا لینے گئے تو سلمٰی نے رو کر اور دعائیں دے کر اپنے بیٹے کو رخصت کیا۔ اللہ کی شان دیکھیں کہ جب بیٹا ماں کے پاس سے چلا تو شیبہ تھا اور جب مکہ مکرمہ پہنچا تو اللہ نے وہ مقام دیا کہ یہ والی بیت اللہ بن گیا۔

اب ذرا غور کیجیے کہ ایک بچہ ماں کے پاس سے چلتا ہے تو اسمٰعیل ہوتا ہے اور واپس آتا ہے تو ذبیح اللہ بن چکا ہوتا ہے۔ ایک بچہ ماں کی دعاؤں سے چلتا ہے تو موسیٰ ہوتا ہے، واپس آتا ہے تو کلیم اللہ کا رتبہ مل چکا ہوتا ہے۔ ایک بچہ چلتا ہے تو شیبہ نام ہوتا ہے اور جب مکہ پہنچتا ہے تو والی بیت اللہ بن جاتا ہے۔ آج بی بی آمنہ اپنے بچے کو دعاؤں سے رخصت کر رہی ہے۔ نہیں جانتی تھیں کہ آج یہ بیٹا محمد ہے جب لوٹ کے آئے گا تو اللہ وہ مقام دیں گے کہ محمد رسول اللہ بن جائے گا۔

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرما دے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہو گی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیا کر دیے جائینگے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فا نصر علی القوم الکافرین

فانصرعلی القوم الظالمین

فا نصر علی القوم المشر کین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ: